بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہار شنبہ

ترسیل زر اور اشتہارات کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۲۲	۱۵ ماہ نبوت ۱۳۲۳ ہش	۲۸ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ	۱۵ نومبر ۱۹۴۴ء	نمبر ۲۶۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ نبوت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ سیدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث اور سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم رابع بھی ہمراہ تشریف لے گئی ہیں۔ حضور نے اپنے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا۔ سوا چھ بجے شام ڈلہوزی سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور بخیریت پہنچ گئے ہیں طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال بخار نزلہ اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

— گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب تلونڈی کھجوروالی سے واپس آ گئے ہیں۔

— افسوس چوہدری محمد جمیل صاحب افریقوی ساکن ننگل باغباناں متصل قادیان بعمر ۶۱ سال کل فوت ہو گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آج ۱۰ بجے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب جنازہ غائب اور دعائے مغفرت کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ

احمدیہ بلڈنگس کا ایک مکان اور مولوی محمد علی صاحب

"الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں مولوی محمد علی صاحب کے ایک تازہ خطبہ جمعہ کے چند اقتباسات درج کئے گئے تھے جن سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ان دنوں مولوی صاحب کی حالت کس درجہ قابل رحم ہو چکی ہے۔ ان کا خطبہ جمعہ تو پہلے بھی اپنے اندر کوئی خاص تسلسل اور ربط نہیں رکھتا تھا لیکن اب تو وہ کچھ ایسا الجھا ہوا ہوتا ہے کہ مولوی صاحب بات کوئی شروع کرتے ہیں اور جا کہیں پہنچتے ہیں۔ مذکورہ بالا خطبہ شروع تو اس امر سے متعلق کیا گیا۔ کہ "فتح کی بشارت آئندہ زمانہ کے لئے بھی ہے"۔ "جنگ کے بعد قومیں اسلام کی طرف رجوع کریں گی"۔ لیکن ختم یہاں آ کر کیا۔ کہ "وہ جماعت جن کا یہ خیال ہے۔ کہ خلافت ہمارے ہاتھ میں ہے ان کی یہ حالت ہے۔ کہ جب میں نے کہا کہ فلاں مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے تیار ہو تو سامنے نہیں آتے۔" مگر اس کے معاً بعد یہ رونا شروع کر دیا — کہ یہ ساتھ والا مکان یہ مکان جو نظر آتا ہے۔ یہ شبیر حسین والا مکان۔ یہ مکان جو مسجد کی زمین کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ اسے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے خرید لیا ہے۔

اس قدر اور اس رنگ میں اضطراب کا اظہار کرنے کے بعد مولوی صاحب نے بڑے جلال کے ساتھ فرمایا۔ "مجھے یہ وجہ بتائی جائے کہ یہ مکان کیوں خریدا گیا ہے"۔ مگر اس وقت بتاتا کون اور انتظار کون کرتا اس لئے خود ہی جواب گھڑ کر پیش کر دیا۔ کہ "اس کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ یہاں بیٹھ کر جاسوسی کے ذریعہ سے اس جماعت کو تباہ کرنے کی کوشش کریں۔ اور مال کے ذریعہ سے لوگوں کو بدل کریں۔ اس کے سوا تیسری غرض اور کوئی نہیں" مذکورہ بالا الفاظ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس وقت جناب مولوی صاحب پر کس قدر پریشانی اور بے تابی اور گھبراہٹ اور بے چینی مسلط ہو رہی ہے۔ پھر اسی پر بس نہیں مولوی صاحب نے یہ جانتے ہوئے کہ وہ سالہا سال سے قادیان میں اپنا اڈہ قائم کرنے کی انتہائی کوشش کر چکے ہیں مگر خدا تعالیٰ نے آج تک انہیں ناکامی پر ناکامی دی ہے۔ اپنے لئے تو یہ کہہ کر جواز کا پہلو نکالنے کی کوشش کی ہے۔ کہ "ہم اگر قادیان میں جا کر ایسا کریں تو معذور سمجھے جائیں گے۔ کیونکہ وہاں ہمارا مرکز موجود نہیں۔" لیکن ہماری طرف افترا پردازی سے کام لیتے ہوئے دو غرضیں منسوب کر دیں۔ جو خود ان کا اوڑھنا اور بچھونا بنی ہوئی ہیں یہ درست ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی لاہور میں کئی ایک شاخیں موجود ہیں۔ لیکن اس میں بھی کیا شبہ ہے۔ کہ لاہور اتنا وسیع شہر ہے کہ اس میں ایک وہ تبلیغی مرکز قائم کرنا کافی نہیں۔ بلکہ ضروری ہے۔ کہ مختلف حلقوں میں الگ الگ مراکز قائم کئے جائیں چنانچہ اس وقت تک کئی ایک علاقوں میں انجمنیں قائم کی جا چکی ہیں۔ جو الگ الگ حلقوں کے احمدیوں پر مشتمل ہیں۔ اسی سلسلہ میں اگر اس مسجد کی زمین کے ساتھ ملا ہوا مکان خرید لیا جائے۔ جس میں کھڑے ہو کر مولوی صاحب خطبہ ارشاد فرمایا کرتے ہیں۔ تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ اور اس قدر واویلا کرنے کی وجہ کیا ہے۔ کجا تو مولوی صاحب کا ہمارے متعلق یہ چیلنج کہ "آؤ مقابلہ میدان میں" اور کجا یہ رونا دھونا کہ احمدیہ بلڈنگس میں ایک مکان خریدنے سے مولوی صاحب کی جماعت تباہ ہو جائے گی۔ اور مال کے ذریعہ سے ان کے مخلصین کو بددل کر دیا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی جبکہ مولوی صاحب خود ہی یہ اعلان فرما رہے ہوں، کہ "مجھے ایک آدمی بتاؤ جو ادھر سے گیا ہو۔ اور اس کے سپرد کوئی عظیم الشان کام کیا ہو۔ اور میں آپ کو متعدد آدمی بتاتا ہوں۔ جو ادھر سے آئے اور جن کے سپرد ہم نے بلند سے بلند کام کئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ ہماری جماعت کے ستون بنے ہوئے ہیں" تو اس بات کے سمجھنے میں کوئی بھی مشکل باقی نہیں رہ جاتی۔ کہ در اصل مال اور اعزاز کا لالچ دے کر ورغلانا مولوی صاحب کا ہی کام ہے۔ مگر فقر و فاقہ میں بغیر نمود و نمائش کے خدمت اسلام کرنا ان اصحاب کی زندگی کا مقصد ہے۔ جو مولوی صاحب کو چھوڑ کر جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جن کے سپرد مولوی صاحب اپنے بلند سے بلند کام کر دیتے ہیں۔ ان کو مال بھی زیادہ سے زیادہ دے کر ان کی چاپلوسی اور خوشامد بھی زیادہ سے زیادہ کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ان کا اپنا بیان ہے۔ کہ انہیں چھوڑ کر جو لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس کے سپرد کوئی عظیم الشان کام کیا گیا ہو۔ اب مولوی صاحب خود ہی فرمائیں۔ مال کے ذریعہ لوگوں کو اپنے جال میں پھنسائے رکھنا اور پھنسانے کے لئے گھات لگائے رکھنا مولوی صاحب کا کام ہے یا کسی اور کا؟

یہ ایک بہت بڑی حقیقت ہے جو اضطراب اور رنجش کے سیلاب میں مولوی صاحب کے مونہہ سے نکل گئی۔ کیونکہ آج تک کوئی ایک بھی بدقسمت ایسا نہیں جو اپنی شامت اعمال سے جماعت احمدیہ سے کٹ کر مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہوا ہو۔ اور انہوں نے اسے سر آنکھوں پر نہ بٹھا لیا ہو۔ یہ الگ بات ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد اس کو حسب منشا نہ پا کر اور اس کی جاسوسی کے کارناموں کو بے نتیجہ سمجھ کر اسے قعر مذلت میں گرا دیا ہو۔ مگر باوجود اس کے وہ الزام جماعت احمدیہ پر لگا رہے ہیں۔ کہ ہم ان کے ساتھیوں کو جاسوسی کے ذریعہ تباہ اور مال کے ذریعہ بددل کر دیں گے اس الزام تراشی سے ہم پر تو قطعاً کوئی حرف نہیں آتا۔ کیونکہ ہمارے سالہا سال کے طریق عمل کے علاوہ خود مولوی صاحب کی اپنی تازہ شہادت ہمارے حق میں موجود ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

کہ اُن میں سے آئے ہوئے کسی شخص کو کوئی خاص خصوصیت نہیں دی جاتی۔ لیکن مولوی صاحب نے گھبراہٹ میں اتنا نہیں خیال کیا کہ جن لوگوں پر انہیں بڑا ناز ہے۔ اور جن کی تعریفیں کرتے کرتے اُن کے لب خشک ہو جاتے ہیں۔ اُن پر کیا گذرے گی۔ اور انہیں مولوی صاحب کس رنگ میں پیش کر رہے ہیں۔ ہم تو جاسوسی کو جائز نہیں سمجھتے۔ مگر اس بارے میں مولوی صاحب کا اس قدر خطرہ اور اتنا خوف "کہ جماعت تباہ ہو جائے گی" بتاتا ہے۔ کہ وہ اپنے ڈھول کے پول سے خوب اچھی طرح آگاہ ہیں۔ اسطرح اُن ... سے معلوم ہے۔ کہ اب اُن کے ارد گرد وہی چند لوگ رہ گئے ہیں۔ جن کی غرض وغایت اُن سے مال حاصل کرنا ہے۔ اور جو جھٹ پٹ مال کے ذریعہ بددل ہو سکتے اور مولوی صاحب کو چھوڑ کر کسی اور طرف رُخ کر سکتے ہیں۔ ورنہ مولوی صاحب کو اس قسم کے خطرہ کے اظہار کی ضرورت نہ پیش آتی ہمیں تو اس قسم کے آدمیوں کی قطعاً ضرورت نہیں جو اپنے دین اور ایمان کو نیلامی پر پیش کریں۔ اور جدھر بولی بڑھ جائے اُدھر لڑھک جائیں۔ لیکن مولوی صاحب بھی غور فرمائیں۔ کہ ایسے لوگ انہیں کیا فائدہ دے سکتے ہیں۔ اور اُن کو ستون بنا کر کب تک وہ اپنی بوسیدہ چھت کو کھڑا رکھ سکتے ہیں۔ دور اندیشی اور عاقبت بینی کا تقاضا تو یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب ایسے لوگ [illegible] دو گوشش اپنے حلقے سے نکال دیں۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں تو مستقبل انہیں بتا دے گا۔ کہ جن لوگوں کو انہوں نے اپنے ارد گرد اکٹھا کر رکھا ہے۔ وہ انہیں کیا فائدہ دے سکتے ہیں۔

یورپ کی سات زبانوں میں تراجم قرآن کریم

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کی مختصر تبلیغی رپورٹ جو بذریعہ ائیر گراف موصول ہوئی ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں۔

ہائیڈ پارک میں مباحثات کا سلسلہ بوجہ موسم کی خرابی اور دن کے چھوٹا ہونے کے بند ہو چکا ہے۔ اس وقت تین چار انگریز نوجوان زیر تبلیغ ہیں۔ دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں حق قبول کرنے کی توفیق بخشے آمین۔ ان ایام میں ایک کتاب لکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالےٰ اتکمیل کی توفیق بخشے آمین۔ قرآن مجید کا ترجمہ یورپ کی سات زبانوں میں ہو رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس عظیم الشان کام کو جماعت کے لئے بابرکات بنائے۔ رسالہ ریلیجنز میں جو سوسائٹی فار دی سٹڈی آف ریلیجنز کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں میرا ایک خط شائع ہوا۔ اور آئندہ اشو میں صوفی مطیع الرحمان صاحب کی کتاب لائف آف محمد پر ریویو شائع ہوگا۔ جو ڈاکٹر ڈڈلی رائٹ لکھیں گے۔ اور پھر جماعت احمدیہ کے متعلق ایک مضمون شائع ہوگا۔ جو میں لکھ کر انشاء اللہ تعالےٰ دونگا۔

طلاق کی کثرت کے متعلق ایک انگریز جج کی رائے

لنڈن ۱۲ نومبر۔ مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ جسٹس چارلس صاحب نے ڈرہم اسائزز میں طلاق کے کئی ایک مقدمات کا فیصلہ سناتے ہوئے جرأت سے کہا کہ شادی کی گرہ بہت سی صورتوں میں زیادہ سے زیادہ بے قیمت ہو رہی ہے۔ عورت یا مرد مرد عورت کے تعلقات کے لئے گھر سے باہر چلے جاتے ہیں۔ اور طلاق نہایت تعجب انگیز حد تک آسان اور سستا ہو گیا ہے۔ یہ ملک کی بدقسمتی ہے۔

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خان مدت سے بیمار ہے۔ اور اب کچھ عرصہ سے سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ جہاں کرنیل بھروچہ نے اس کا دائیں کے جوڑ کے پاس دوبارہ اپریشن کیا ہے۔ چونکہ بیماری خطرناک سمجھی گئی ہے۔ اور بہت لمبی ہو گئی ہے۔ اس لئے بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز حمید اللہ خان کی صحت کیلئے درد دل سے دعا فرمادیں۔ بیگم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان ماڈل ٹاؤن لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اظہار تشکر

عزیزہ امۃ الوکیل کی وفات پر مجھے اور عزیز منیر احمد سلمہ کو بہت سے احباب کی طرف سے ہمدردی کے تار اور خطوط موصول ہوئے ہیں۔ ہم ان جملہ اصحاب کی ہمدردی کے شکر گذار ہیں۔ کہ اس بےنظیر محبت اور اخلاص کے جذبہ کے ماتحت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات نے جماعت کے قلوب میں پیدا کر دیا ہے۔ دوستوں نے امۃ الوکیل کی بیماری کے ایام میں اپنی دعاؤں کے ذریعہ اور اس کی وفات پر اظہار ہمدردی کے ذریعہ اپنی دلی محبت کا ثبوت پیش کیا ہے۔ فجزاہم اللہ خیراً فی الدنیا والآخرۃ۔ اور سب سے بڑھ کر ہم اپنے خدا کے شکر گذار ہیں۔ کہ جس نے جب تک کہ امۃ الوکیل ہم میں زندہ رہی ہمیں اس کی خدمت کی توفیق عطا کی اور جب یہ امانت خدا کے پاس واپس پہنچ گئی تو اس نے ہمیں صبر و رضا کے مقام پر قائم رکھا۔ فالحمد للہ علیٰ کل حال

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

امرتسر میں سیرت النبیؐ کا جلسہ حکام نے بند کر دیا

امرتسر ۱۲ نومبر آج جماعت احمدیہ امرتسر نے سیرت النبیؐ کے جلسہ کے انعقاد کا انتظام کیا۔ اور ۳ بجے بعد دوپہر جلسہ کی کارروائی زیر صدارت چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا رگول باغ میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جب پروفیسر رام سنگھ صاحب ایم۔ اے نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقریر شروع کی تو ابھی آپ نے حرف یہی کہا تھا کہ میں حضرت محمد صاحب کے جیون پر لیکچر دونگا۔ کہ بہت سے احرار نے جو محض جلسہ میں گڑبڑ ڈالنے کی نیت سے آئے تھے۔ رودرپڑھنے کا مطالبہ کیا اور "مرزائیت مردہ باد۔ ہم جلسہ نہیں ہونے دیں گے"۔ "تقریر بند کروا دو" وغیرہ نقرات کہنے شروع کر دیئے۔ نیز احمدیوں اور پروفیسر صاحب موصوف کو گندی گالیاں دینے لگ گئے۔ اور شامیانہ کے بانس اکھاڑنے اور قناتیں پھاڑنی شروع کر دیں۔ ایک ہجوم سٹیج پر قبضہ جمانے کے لئے آگے بڑھا جس پر ہمارے آدمی ان کے آگے کھڑے ہو گئے اور انہیں سٹیج پر پہنچنے سے روک دیا۔ اس کے بعد جب پولیس کے ایک اعلےٰ افسر پہنچے تو انہوں نے باوجود پولیس کی بہت بڑی جمعیت کے کوئی انتظام نہ کیا اور اُن کے سامنے لوگوں نے شامیانہ کے بانس اکھاڑے۔ قناتیں پھاڑیں۔ پتھر برسائے کئی احمدیوں کو سخت چوٹیں آئیں پھر کچھ اور ذمہ دار افسر پہنچ گئے۔ مگر مفسد گروہ نے پہلے سے بھی زیادہ شرارت شروع کر دی۔ جماعت احمدیہ کے مقدس بزرگوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو گندی گالیاں دیں۔ اور احمدیوں کو بھی بہت برا بھلا کہا۔ مگر ان کو روکنے کی بجائے اے۔ ڈی ایم صاحب نے جلسہ بند کرنے کا تحریری حکم دے دیا۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کی طرف سے قبل از وقت فسادیوں کے منصوبوں سے حکام کو مطلع کر دیا گیا تھا۔ لیکن عین وقت پر حکام نے فرض شناسی سے کام نہ لیا اور ہمارا جلسہ بند کر دیا۔ (نامہ نگار)

مہدی۔ کرشن اور مسیح موعودؑ

مسلمانو تمہارا مہدی آخر زماں آیا
سنو عیسائیو تم منتظر تھے جس مسیحا کے
نزولِ ایلیا کی اُس نے جو صورت بتائی تھی
نزول ایلیا کیا تھا سوائے آمد یحییٰ
برنگِ ایلیا مخفی رہی کچھ اس کی آمد بھی
خدا نے جو نزول ایلیا کو آمد یحییٰ
نزول ایلیا کے بعد آمد تھی مسیحا کی
جو کہتے ہیں نزول ایلیا یحییٰ کی آمد تھی
مسیح آیا اسی انداز اسی صورت سے دنیا میں

کرشن اے ہندوو! بنکر رئیس قادیاں آیا
غلام احمدؑ کے پیکر میں وہی آرام جاں آیا
اسی صورت میں اب وہ خود بھی پنہاں عیاں آیا
اسی پیرایہ میں آخر مسیحائے زماں آیا
مگر پھر تو یہ شور اٹھا کہ ہر سو فوفشاں آیا
تو اس کو ماننا ہوگا مسیحا بھی کہاں آیا
نہ آیا وہ تو پھر یہ کس طرح اے مہرباں آیا
تو وہ کس طرح کہتے ہیں مسیح ابتک کہاں آیا
کہ جیسا ایلیا یحییٰ میں ہو کر ناگہاں آیا

پڑھیں انجیل دیکھیں فیصلہ اپنے بیاں کا
جو کہتے ہیں کہاں آیا ادھر آئیں یہاں آیا

عبدالحمید آصف

غیر احمدی رشتہ دار کے لئے استغفار ——— بقر عید کا گوشت سکھانا

——— از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب ———

سوال۔ "جب میرے والد صاحب فوت ہوئے تو میں نیا نیا احمدی تھا۔ میں نے لاعلمی میں ان کا جنازہ بھی پڑھا۔ اور اسکے بعد انکی قبر پر جاکر فاتحہ بھی پڑھا کرتا تھا۔ کہ ایک دوست نے بتایا کہ غیر احمدی باپ کی قبر پر جاکر فاتحہ پڑھنا اور ان کی مغفرت کی دعا کرنا منع ہے۔ اب میں کیا کروں؟"

جواب:۔ (۱) جو غلطی آپ لاعلمی سے کرتے تھے۔ اور علم ہونے پر آپ نے وہ چھوڑ دی۔ تو گویا آپ نے سچی توبہ کر لی۔ اب مزید کسی کارروائی کی ضرورت نہیں۔ سوائے اس کے کہ والد کی جگہ اپنے لئے استغفار کریں۔

(۲) والدین کے لئے خواہ وہ کافر ہوں یا مسلم ربّ ارحمھما کما ربّیانی کی دعا ہمیشہ جائز ہے۔ لیکن استغفار غیر مسلم اور غیر احمدی کے لئے ناجائز ہے۔ اس لئے مغفرت کی دعا چھوڑ دیں۔ کیونکہ مغفرت کے معنے ہیں دراصل جنت میں لے جانے کی دعا کرنا۔ لیکن رحم کی دعا ایک عام دعا ہے۔ جس طرح کا رحم خدا چاہے گا ان پر کرے گا۔

(۳) فاتحہ پڑھنے کی اسلام میں کوئی اصل نہیں۔ شائد معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ فاتحہ ہر دعا سے پہلے اور درود ہر دعا کے آخر میں پڑھنا موجب قبولیت دعا ہوتا ہے۔ اس لئے لوگوں نے دعا کا نام ہی فاتحہ رکھ دیا۔ چنانچہ کھانے پر فاتحہ اور مردے پر فاتحہ وغیرہ کے شاید یہی معنے ہیں۔ مگر ہم لوگوں کو صحیح الفاظ برتنے چاہئیں اور بجائے فاتحہ کے دعا کا لفظ استعمال کرنا چاہیئے۔ فاتحہ ایک رسم کے طور پر تھی۔ ہم کو رسمی دعا نہیں بلکہ جب بھی دعا کا موقعہ ہو دل سے دعا کرنی چاہیئے۔

سوال ۲:۔ "گوشت سکھا کر رکھنا اور پھر استعمال کرنا تو جائز ہے لیکن اس کے خشک کرنے اور رکھنے کا کیا طریقہ ہے؟ تاکہ عید الضحیٰ پر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔"

جواب۔ عرب ایک خشک اور ریگستانی ملک ہے۔ وہاں گوشت آسانی سے خشک ہو سکتا ہے۔ مگر ہندوستان ایک بہت مرطوب اور گرم ملک ہے۔ یہاں آسانی سے گوشت نہیں سکھایا جا سکتا۔ نیز وہ لوگ بہت غریب بھی تھے۔ اور سڑا بُسا بھی کھا لیا کرتے تھے۔ پس آپ اپنی قربانی کو خود کھا کر اور غرباء میں تقسیم کر کے ثواب لیں۔ اور ان کو بھی اپنی عید میں شریک کریں۔ نہ یہ کہ خود کھا کر باقی سکھا کر کسی اور وقت کے لئے خود اپنے لئے ہی رکھ چھوڑیں۔ اور بڑی نیکی سے ادنیٰ حالت کی طرف رجوع کریں۔

میں نے دیکھا ہے کہ جب سے ایک الماری Refrigerator کہ خوراک کو سردی پہنچا کر محفوظ رکھنے والی نکلی ہے۔ تو الا ماشاء اللہ ان کے مالک باوجود امیر ہونے کے کفایت شعار ہو گئے ہیں۔ اور جو حصہ پھلوں یا گوشت یا کھانوں کا پہلے غرباء کے پیٹ میں جاتا تھا۔ وہ اب خود ان کے پیٹ میں جاتا ہے۔ اور غریب نوکر اور ہمسائے جو پہلے مزیدار اور اعلیٰ کھانوں کی زکوٰۃ لیا کرتے تھے۔ اب ان سے محروم ہو جاتے ہیں۔ پس آپ اس بلا ضرورت کفایت شعاری سے بچیں۔

رہا یہ امر کہ گوشت کس طرح خشک کیا جاتا ہے۔ سو عارضی طور پر یا تو گوشت سردی کے موسم میں چند دن یونہی خراب نہیں ہوتا یا پھر ریفریجریٹر میں رکھ دیں تو خراب نہیں ہوتا۔ یا گھی میں بوٹیاں تل کر یا خشک بھون کر رکھ لیں۔ پھر وہ حسب ضرورت دوبارہ پکا کر استعمال کی جا سکتی ہیں۔ یا بہت دھوئیں والی آگ پر بکرے کی ران باہر سے smoke کر لی جائے۔ تو وہ بھی کچھ دن تک محفوظ رہتی ہے۔ یا کسی خانساماں سے اس کا Cold beef بنوالیں جو جاڑے میں دو دو مہینے چل سکتا ہے۔ یا گوشت کی ٹکیاں بنالیں یعنی باریک قیمہ کٹوا کر اسے لیسی ہوئی دال میں ملا کر ٹکیاں عام مشہور ترکیب سے بنالیں۔ اور ان کو دھوپ میں خشک کر لیں۔ یا

دہلی میں سیرت النبیؐ کا جلسہ بند کرانے کیلئے احرار کی بیہودگی

دہلی میں سیرت النبی کے جلسہ کے لئے کئی دن قبل مقررہ فیس داخل کر کے عربک کالج ہال ۵ نومبر کے لئے ریزرو کرالیا گیا تھا۔ اور اس کے لئے پرنسپل صاحب کی منظوری حسب سابق حاصل کر لی گئی تھی۔ لیکن جلسہ کا پوسٹر اور اعلان دہلی کے اردو انگریزی اخبارات میں شائع ہوتے ہی احرار اپنے اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے۔ اور جامع مسجد دہلی میں متواتر جلسے کر کے قرار دیا کہ ایک وفد منتظمین کالج سے ملکر انہیں اس امر کی تلقین کرے۔ کہ وہ جلسہ کے لئے ہال نہ دیں۔ اور نیز جناب سید رضا علی صاحب ایم۔ ایل۔ اے (جو جلسہ کے صدر قرار پائے تھے) سے ملکر انہیں سمجھائے۔ کہ وہ جلسہ کی صدارت نہ کریں۔ چنانچہ اس کارروائی کی رپورٹ جو احرار کی طرف سے اخبارات میں شائع ہوئی۔ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

"جمعۃ المبارک کی صبح کو دہلی میں قادیانی فتنہ کے نئے روپ اختیار کرنے کی اطلاع مسلمانوں کو ملی۔ وہ اس طرح کہ بعض اسلامی اخبارات میں نہایت چالاکی سے ایک اشتہار "عبد الحمید سیکرٹری جلسہ" کے نام سے شائع کرایا گیا۔ کہ ۵ر نومبر کو سر سید رضا علی بالقابہ کے زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی عربک کالج ہال میں منعقد ہوگا۔ قادیانی تحریک کاریوں سے واقف حضرات "عبد الحمید" کا نام دیکھتے ہی نبض پہچان گئے۔ اور جمعہ کے جلسہ میں جو زیر اہتمام مجلس احرار اسلام دہلی منعقد ہو رہا تھا ایک تجویز احتجاج منظور کر کے یہ طے کیا گیا۔ کہ مسلمانان دہلی کا ایک وفد زیر اہتمام مجلس احرار اسلام بقیادت نواب زادہ لیاقت علیخان صاحب صدر مجلس منتظمہ عربک کالج اور سر سید رضا علی صاحب سے ملاقات کر کے انہیں اس قادیانی چال کے عمل سے واقف کردے۔ اور ساتھ ہی مسلمانوں کے جذبات سے بھی آگاہ کر کے جلسہ بند کرنے کی درخواست کرے۔" (پیغام ۸ر نومبر)

اس وفد کی کارگزاری کی رپورٹ یوں شائع ہوئی

"جلسہ کے بعد فوراً چار آدمیوں پر مشتمل ایک وفد نواب زادہ صاحب سے جاکر ملا اور ان کو تمام حالات سے مطلع کیا گیا۔ انہوں نے وعدہ فرمایا۔ کہ میں صبح اس کے متعلق آپ سے فیصلہ کن گفتگو کر سکونگا۔ آپ سر سید رضا علی صاحب سے بھی فوراً مل لیں۔ چنانچہ وفد وہاں پہنچا۔ اور ان سے بھی گفتگو کی۔ معلوم ہوا کہ ڈاکٹر عبد اللطیف جو کہ قادیانی ہیں انہوں نے صدارت کے لئے سر سید رضا علی صاحب سے کہا تھا۔ مگر انہوں نے فرمایا کہ سر ظفر اللہ صاحب سے کہو وہ صدارت کرینگے۔ جواب ملا کہ چونکہ سر ظفر اللہ صاحب دہلی میں موجود نہیں۔ اس لئے اس کا سہرا آپ ہی کے سر ہے۔ چنانچہ سر سید رضا علی صاحب نے وفد سے فرمایا۔ کہ اس کا جواب سوچ کر دونگا۔ وفد واپس آگیا۔

۴ نومبر کو صبح چودھری عبد الستار صاحب رکن وفد پرنسپل عربک کالج کے پاس پہنچے۔ اور ان کو تمام نشیب و فراز سے آگاہ کیا۔ اس کے بعد آپ نواب زادہ کے پاس پہنچے۔ اور دریافت کیا۔ کہ آپ کا جو خیال ہو فرما دیجئے۔ آیا عربک کالج میں جلسہ ہوگا یا نہیں۔ نواب زادہ صاحب نے فرمایا۔ کہ میں نے پرنسپل کو فون کر دیا ہے۔ کہ اب عربک کالج میں جلسہ نہیں ہوگا۔ آپ مطمئن رہیں۔ اور مسلمانان دہلی کو بھی مطلع کر دیں۔" (انصاری ۸ر نومبر)

چنانچہ ۴ر نومبر کی شام کو ایک چٹھی خاکسار کو پرنسپل صاحب عربک کالج کیطرف سے اس مضمون کی موصول ہوئی۔ کہ چونکہ اس امر کے قوی قرائن موجود ہیں۔ کہ جلسہ ہونے کی صورت میں امن قائم نہیں رہ سکیگا۔ اور چونکہ یہ ایک تعلیمی درسگاہ ہے۔ جس کا افسوسناک جھگڑوں سے الگ رکھنا ضروری ہے۔ اس لئے مجھے افسوس ہے۔ کہ ہال کل آپکو جلسہ کے لئے نہیں مل سکے گا" یہ چٹھی ۴ر نومبر کی شام کو موصول ہوئی۔ اور اس کے بعد فوراً ہی کسی دوسری پبلک جگہ پر جلسہ کا انتظام ناممکن تھا۔

احرار نے اس موقعہ پر جن اوچھے ہتھیاروں سے کام لیا ہے۔ اس کی توقع ہزیمت خوردہ دشمن سے ہی ہو سکتی ہے۔ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے جلسہ کو روکنے کے لئے انتہائی بیہودہ جدوجہد کرنا ایک ایسا فعل ہے جس کی توقع کسی بدترین دشمن اسلام سے بھی نہیں ہو سکتی تھی۔ چہ جائیکہ مسلمان کہلانے والے ... احرار ... اسلام ... [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تمام ہندوستان میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامیاب جلسے

مسلمان۔ ہندو۔ سکھ اور عیسائی معززین کی عقیدتمندانہ تقریریں

لکھنؤ

۵ نومبر کو سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ زیر صدارت جناب ڈاکٹر وحید مرزا صاحب ہیڈ آف دی عربک ڈیپارٹمنٹ لکھنؤ یونیورسٹی گنگا پرشاد میموریل ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں ڈاکٹر سجیت سنگھ صاحب۔ سید ارشد علی صاحب۔ مسٹر کے ایس بینرجی ہیڈ آف ملٹری ڈیپارٹمنٹ لکھنؤ یونیورسٹی اور مسٹر رادھا کمد مکرجی ہیڈ آف اکنامکس ڈیپارٹمنٹ لکھنؤ یونیورسٹی اور مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تقاریر فرمائیں۔ مولوی ظہور حسین صاحب کی تقریر نہایت جامع تھی۔ اسے ہر طبقہ کے لوگوں نے بہت پسند کیا۔ مسٹر کے ایس بینرجی نے اپنی انگریزی تقریر میں بیان فرمایا کہ گو ہم مسلمان نہیں ہیں مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت مداح ہیں۔ صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں چار باتیں بیان فرمائیں۔ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ آپ نے جس قدر بھی جنگیں کیں وہ سب کی سب مدافعانہ رنگ میں تھیں۔ اور آپ امن کے شہزادہ تھے۔ آپکے ہی دو مسلمان جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو السلام علیکم کہتے ہیں جو کہ سلامتی کا پیغام ہے۔ دوم یہ کہ ایک اہم چیز جس کی بنیاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈالی وہ مساوات کی تعلیم ہے۔ مسجد میں نماز کے وقت ہر چھوٹا بڑا ایک ہی صف میں کھڑا ہوتا ہے۔ سوم یہ بیان فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین مدبر بہترین رہنما اور بہترین بادشاہ تھے۔ اور تینوں رنگ میں آپ نے اپنے آپ کو عملی رنگ میں بہترین ثابت کر دکھایا۔ چوتھی بات یہ بیان فرمائی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں خالص توحید قائم فرمائی۔ کسی انسان یا حیوان کو قابل پرستش قرار نہیں دیا۔ اور آپ کے اصول کسی خاص قوم یا ملک کے لئے مختص نہیں بلکہ تمام کے تمام [illegible] تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر قوم اور ہر ملک کے انسانوں کے لئے یکساں محبت رکھتے تھے۔ آپ مفتوح قوم کے افراد کی جان و مال اور عزت کی بدرجہ اتم حفاظت فرماتے تھے۔ اور آپ اپنی تعلیم کو جبر سے نہیں بلکہ محبت اور اخلاق سے منواتے تھے۔ آپ کی تقریر کو تمام حاضرین نے بے حد پسند کیا۔ دوسری تقریر مسٹر رادھا کمد مکرجی ہیڈ آف اکنامکس ڈیپارٹمنٹ لکھنؤ یونیورسٹی نے انگریزی میں کی۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلےٰ اخلاق اور آپ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

ازاں بعد محترم صدر نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ نہایت ہی خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوا۔ حاضرین جلسہ کی تعداد کافی تھی۔

خاکسار قریشی مختار احمد ایم۔ اے

فیروز پور چھاؤنی

سیرت النبی کا جلسہ زیر صدارت جناب چوہدری حمید اللہ صاحب سب جج فیروز پور چھاؤنی دھرم سالہ سیٹھ متصدی لال صاحب ۵ نومبر کو منعقد ہوا۔ چوہدری عبد الکریم صاحب نے اغراض جلسہ بیان کیں۔ چوہدری نذیر احمد صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار پر مضمون سنایا۔ لالہ نند لال صاحب وکیل نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خواتین پر احسانات بیان کئے۔ اس کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادہ زندگی پر مضمون سنایا۔ پنڈت چانن رام صاحب شاستری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح اور تعلیم پر روشنی ڈالی۔ چوہدری عبد الکریم صاحب نے مختصر مگر مؤثر انداز میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر فرمائی۔ اور صدر صاحب نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ حاضری خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی تھی۔

محمد یوسف خان

سیالکوٹ شہر

مسجد کبوترانوالی شہر سیالکوٹ میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ بتاریخ ۵ نومبر زیر صدارت رائے صاحب ڈاکٹر بہاری لال صاحب ڈوڈھ دیوان بہادر ایل ٹی ایم ایس جی آئی ساڑھے سات بجے شام شروع کیا گیا۔ جلسہ میں معززین اہل ہنود سکھ اور اکثر غیر احمدی دوستوں نے شرکت فرمائی۔ نواب محمد دین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر نے سیرت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لیکچر دیا اور جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ ازاں بعد صاحب صدر جلسہ نے جو عربی و فارسی زبانوں میں غیر معمولی مہارت رکھتے ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث کے حوالہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر تقریر فرمائی۔ اور بیان فرمایا۔ کہ حضور کے اسوۂ حسنہ سے کل دنیا میں یگانگت اتحاد اور رواداری کے لئے ایک کامل نمونہ ملتا ہے۔ اور اس پر عمل کرنے سے بھارت ورش میں مختلف قوموں اور فرقوں میں اتحاد۔ امن رواداری اور شانتی پیدا ہو سکتی ہے۔ مہاشہ گنیش دت صاحب انند پریذیڈنٹ آریہ سماج کالج سکیشن نے فرمایا۔ کہ میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پڑھی ہے۔ چاہیئے۔ کہ ہم مختلف مذاہب کے مہاپرشوں اوتاروں پیغمبروں کی سیرت پر غور کریں۔ اور رواداری اور پرمیشر کی بھگتی کا سبق جو ہر ایک نے دیا ہے۔ اس پر عمل کریں۔ لالہ آگیا رام صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں ایک مؤثر نظم پڑھی۔ مسٹر فیضی صاحب (غیر احمدی) پروفیسر مرے کالج نے حضور کی سیرت پر ایک بصیرت آموز تقریر فرمائی۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ اس قسم کے جلسے اگر ماہانہ ہوا کریں۔ اور شہر کے محلوں میں باری باری ہوتے رہیں۔ تو اس سے بہت فائدہ مسلمانوں کے سب فرقوں کو پہنچے گا۔ کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے اہل اسلام کے تمام فرقوں کو سخت محبت ہے۔ اور اس بات کی سخت ضرورت ہے۔ کہ وہ حضورؐ کے اسوۂ حسنہ سے واقفیت حاصل کر کے اس پر عمل پیرا ہوں۔ قاضی محمد شبیر صاحب اور سید امجد علی شاہ صاحب وامیر صاحب جماعت احمدیہ نے بھی تقریریں کیں۔ امیر صاحب جماعت احمدیہ نے اپنی تقریر میں یہ بھی بیان کیا۔ کہ رائے صاحب لالہ کرم چند صاحب اگروال جو ہمارے اس جلسہ میں موجود ہیں۔ شہر سیالکوٹ میں اپنے خرچ سے ایک مسجد بنوا رہے ہیں۔ ان کا یہ نیک عمل رواداری اور اتحاد کے لئے ایک شاندار نمونہ ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ (ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) نے گوردواروں کی تعمیر میں کئی جگہ چندہ دیکر ہمسائیوں میں باہمی ہمدردی اور رواداری کا ہمیشہ سبق دیا ہے۔ جلسہ خداوند کریم کے فضل و کرم سے بہت ہی کامیاب رہا۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ قریباً تین گھنٹہ تک جلسہ کی کارروائی جاری رہی اور سامعین بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ (نامہ نگار)

گجرات

جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت مولوی محمد امین صاحب میونسپل کمشنر احاطہ ٹاؤن ہال گجرات میں منعقد ہوا۔ اگرچہ چند شرارت پسند احرار نے جلسہ کو ناکام بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ اپنے مقصد میں ناکام رہے۔ انہوں نے احاطہ ٹاؤن ہال کے دروازوں پر کھڑے ہو کر بھی لوگوں کو شامل جلسہ ہونے سے روکا۔ مگر باوجود اس کے حاضری توقع سے بڑھ کر تھی۔ بالآخر مخالفت کرنے والوں میں سے بعض خود بھی جلسہ میں آکر شریک ہو گئے۔ اس سے پہلے انہوں نے شہر میں یہ اعلان کیا تھا کہ ہم یہ جلسہ منعقد نہ ہونے دیں گے۔ مگر ہمارا جلسہ اُن کی آنکھوں کے سامنے نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد میاں محمد ابراہیم صاحب قاضی عبد الغنی صاحب راحت نائب صدر حلقہ ادب گجرات۔ اُستاد امام الدین صاحب اور عزیز منظور احمد صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں نظمیں پڑھیں۔ پھر جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے قریباً ۱½ گھنٹہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام اُمید کے موضوع پر تقریر فرمائی جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے واقعات اور حضور کی تعلیم آنحضرت کا رحمۃ للعالمین ہونا ثابت کیا۔ حاضرین پر اس تقریر کا بہت اثر ہوا۔ اور کئی ایک معززین نے لیکچر کے بعد جناب خادم صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت میں ایسا لیکچر ہم نے پہلے نہیں سنا۔ جلسہ خدا کے فضل سے ابتداء سے انتہا تک نہایت کامیاب رہا اور کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ احرار کی شورش کے مدنظر مقامی سب انسپکٹر صاحب مع پولیس فورس کے شروع سے آخر تک جلسہ میں موجود رہے۔

محمد یوسف سیکرٹری تبلیغ گجرات

کپورتھلہ

جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد احمدیہ کپورتھلہ میں منعقد ہوا۔ جس میں ایک مضمون مکرم خان عبد المجید خانصاحب منیجر ٹریژری و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کپورتھلہ نے پڑھا۔ بعدہٗ شیخ محمد احمد صاحب مظہر پلیڈر نے موجودہ آمریت اور جمہوریت کے نقائص اور اسلام کے احکام کی خوبیوں پر تقریر کی۔ خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امن عالم کے موضوع پر تقریر کی۔ صدر صاحب جلسہ مسٹر حاکم چند بی۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ نے خدمت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں اپنی محبت کا اظہار کیا اور اسلامی تعلیم کو سراہا۔ حاضرین کا شکریہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ادا کیا گیا۔ اور جلسہ دعا پر بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اس جلسہ کا اعلان سارے شہر میں منادی کے ذریعہ کیا گیا۔ اور چند ایک ہندو معززین وکلا اور ججز کو دعوتی چٹھیاں بھی بھیجی گئیں۔ چند معزز غیر احمدی اور ہندو اصحاب نے تشریف لاکر جلسہ کو رونق دی۔ (قریشی محمد نذیر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان "انقلاب حقیقی"

خدام الاحمدیہ کے سال ہفتم کا تیسرا امتحان جس کا نصاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ و اطلع شموس ظاہرہ کا لیکچر "انقلاب حقیقی" مقرر کیا گیا تھا۔ مورخہ ۸ اخاء ۱۳۲۱ ہش کو منعقد ہوا۔ کل امیدواران میں سے اول اور دوم رہنے والوں کو شعبہ تعلیم کی طرف سے انعامات پیش کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ مجلس کراچی اور کلکتہ نے اس دفعہ بحیثیت مجموعی عمدہ شرکت کی ہے۔ اور اچھے نمبر حاصل کئے ہیں۔ ان کی مساعی جمیلہ اور دلچسپی قابل شکریہ ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء دوسری مجالس کو بھی مسابقت کے میدان میں آگے بڑھنا چاہیئے۔ خدام الاحمدیہ قادیان اور لاہور کے بعض حلقوں کے امیدواران کی تعداد افسوسناک طور پر کم ہے۔ اس کی تلافی آئندہ امتحان میں کوشش کرنی چاہیئے۔ مجلس تمام کامیاب امیدواران اور نمایاں حیثیت حاصل کرنے والے احباب کو ہدیہ مبارکباد پیش کرتی ہے۔ امتحان کے مختصر کوائف حسب ذیل ہیں:۔

کل تعداد امیدواران = ۲۰۴

کل تعداد کامیاب امیدواران = ۱۸۲ (قریباً نوے فی صدی)

تعداد کامیاب خواتین = ۲۴

اول محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری $\frac{93}{100}$

دوم:۔ مولوی برکات احمد صاحب بی اے سیالکوٹ ۹۱

سوم:۔ پیر محمد عالم صاحب ہیڈ ماسٹر جوکالیاں ضلع گجرات ۹۰

اگلا امتحان ——— "سیر روحانی" ——— ۱۰ ارفتح ۱۳۲۳ ہش

خاکسار خلیل احمد ناصر مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نام	نمبر حاصل کردہ

شملہ

آئی۔ اے ہاشمی ۔ ۳۶
میر نور احمد صاحب مالپور ۔ ۷۱
چودھری عبد الحمید صاحب کھوکھر ۔ ۷۲
بشیر احمد خان صاحب ۔ ۳۵
مرزا خورشید بیگ صاحب ۷۰
محمودہ بیگم صاحبہ ۶۷

پاک پٹن

محمد منظور احمد خان صاحب ۴۳

دولمیال

محمد ظہور صاحب کھٹڑ ۔ ۳۴
ملک محمود احمد صاحب ۔ ۶۷
ملک بشیر احمد صاحب ۔ ۳۳

لائل پور

ڈاکٹر محمد طفیل صاحب ۷۱
بابو محمد عزیز صاحب ۴۰
مستری محمد صدیق صاحب ۴۵
عطاء الرحمن صاحب ۷۰

پول کیمپ

قریشی سلطان عالم صاحب منشی فاضل ۶۰

دانہ زید کا

ماسٹر نصیر احمد خان صاحب ۳۵

کپور تھلہ

ناصرہ بیگم صاحبہ ادیب فاضل ۸۴

نینگ ضلع کرنال

ڈاکٹر منیر احمد صاحب خالد ۷۲

چک نمبر ۳۰/11-L ضلع منٹگمری

محمد علی صاحب ۷۲

بمبئی

شیخ عبد الحق صاحب ۴۱
محمد یٰسین صاحب ۷۵
سید عبد اللطیف صاحب ۷۱

نواں شہر۔ ضلع جالندھر

شفاعت النساء بیگم صاحبہ ۳۵
بشارت النساء بیگم صاحبہ ۳۴
نصیر احمد خان صاحب ۳۳

اروّل۔ ضلع گیا۔ بہار

آنسہ صوفیہ شہناز صاحبہ ۵۵
سید خورشید احمد صاحب ۵۰

جوکالیاں ضلع گجرات

پیر محمد عالم صاحب ۹۰

راولپنڈی

شیخ عنایت احمد صاحب ۳۷
عبد القادر صاحب ۵۱
ملک محمد نواز صاحب ۳۵

چودھری نذیر احمد صاحب ۳۳
محبوب الٰہی صاحب ۵۰

سیالکوٹ شہر

محمد اقبال صاحب ۳۵
صوفی خدا بخش صاحب ۵۱
عزیز الحق صاحب ۳۴
مولوی برکات احمد صاحب ۹۱ دوم
بابو عبد المجید صاحب ۴۶
سید عبد الغفور صاحب ۴۳

گنجام۔ اڑیسہ

مسز زینب حسن صاحبہ ۷۲

پوہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ

ام کلثوم بیگم صاحبہ ۷۰

اُرین۔ بہار

سید فضل احمد صاحب ۷۲

لدھیانہ

چودھری غلام قادر صاحب ۵۲
میاں عبد الغفور صاحب ۵۸
عبد الحکیم خان صاحب ۵۲
قاضی محمد شریف صاحب ۶۶

جمشید پور۔ بہار

سید حمید الدین احمد صاحب ۳۶

اوکاڑہ

سید ظہور احمد شاہ صاحب ۷۲
ماسٹر حاکم علی صاحب ۳۳

چک نمبر ۳۵ جنوبی۔ سرگودھا

غلام رسول صاحب ۷۸
چودھری نصیر احمد صاحب ۵۷

کراچی

احمد جان صاحب ۷۰
منیر احمد خان صاحب ۴۵
بشیر الدین صاحب ۴۶
عظمت اللہ صاحب ۴۰
عبد الرحیم بیگ صاحب ۷۲
فضل احمد صاحب ۵۲

چھاوریاں ضلع سرگودھا

ماسٹر غلام رسول صاحب ۷۴

لاہور

میر مشتاق احمد صاحب سول لائن ۶۶
شیخ لطف الرحمن صاحب " ۷۵
چودھری محمد عمر صاحب " ۵۱
میاں نور علی صاحب " ۴۵
قاضی رشید الدین صاحب " ۵۰
امۃ الشہید قمر صاحبہ " ۶۰
مبارکہ شمیم رحمت صاحبہ سول لائن ۴۴
عبد الحمید صاحب دہلی دروازہ ۳۵
محمد ذکریا صاحب " ۴۳
محمد اکبر صاحب " ۳۲
مجیب احمد صاحب " ۴۷
میاں محمد صادق صاحب " ۵۰
چودھری محمد افضل صاحب اسلامیہ پارک ۴۵
قاضی محمود احمد صاحب نیلہ گنبد ۶۵
میاں محمد یحییٰ صاحب " ۶۳
محمد عبد القادر صاحب " ۴۳
میاں محمد عبد اللہ صاحب " ۵۱
چودھری بشیر احمد صاحب سلطان پورہ ۴۵
شیخ فیروز الدین صاحب " ۳۳
ملک عبد الحفیظ صاحب " ۳۷
میاں خورشید احمد صاحب بھاٹی گیٹ ۵۵
میاں محمد احمد صاحب " ۴۴
غلام محمد صاحب ثالث " ۳۳
سلطان محمود صاحب ہمدم دہلی گیٹ ۴۰
ملک عطاء الرحمن صاحب سمن آباد ۴۴
عبد الرشید صاحب ۳۳
محمود احمد صاحب ۳۵

ناصرات الاحمدیہ سیالکوٹ

سیدہ آسیہ سمیع صاحبہ ۳۴
امۃ اللہ اشرف صاحبہ ۶۱
رضیہ بیگم صاحبہ ۳۸
سیدہ قمر السلام صاحبہ ۳۳
سیدہ امۃ السلام صاحبہ ۴۳

سٹروعہ ضلع سیالکوٹ

چودھری چھجو خان صاحب ۴۵
میاں علی محمد صاحب ۳۳

کلکتہ

مولوی فضل کریم صاحب ۶۴
ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ۶۰
ڈاکٹر فضل الرشید صاحب ۴۴
مسٹر عبد الرحمن صاحب ۳۴
رشید احمد صاحب محمود ۴۵
مولوی سید لطیف احمد صاحب بی ایس سی ۴۴
مولوی عبد الخالق صاحب ایم اے ۷۰
مولوی بشیر احمد صاحب ۴۳

دہلی

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب لکھاپوری ۸۱
لطیف احمد صاحب طاہر بی اے ۸۰
مصباح الدین صاحب ۵۵
محمد ابراہیم صاحب بھاگلپوری ۶۴

ملک محمد احمد صاحب ۳۲
ظفر اللہ خان صاحب ۵۰
عبد الحمید صاحب ۳۲

عارف والہ

ماسٹر چراغ دین صاحب ۴۰

شیخوپورہ

عبد الرزاق صاحب اختر ۳۵

بنگہ ضلع جالندھر

صوفی محمد ابراہیم صاحب ۳۳

سرگودھا

چودھری فضل احمد صاحب ۴۵
استانی زیب النساء بیگم صاحبہ ۶۴

ٹوبہ ٹیک سنگھ

چودھری فضل کریم صاحب ۵۴
امۃ اللطیف بیگم صاحبہ ۳۳
امۃ الحمید بیگم صاحبہ ۴۸
عبد الرحیم صاحب ۴۰

تہال۔ ضلع گجرات

سکینہ سلطانہ صاحبہ ۵۰

حیدر آباد دکن

غلام محمود صاحب ۷۱
میر افتخار احمد صاحب ۴۳
محمود احمد صاحب ۶۹
میر محمد صادق صاحب ۶۵
سعیدہ امۃ العزیز صاحبہ ۴۷
امۃ الحی بیگم صاحبہ ۶۰

امرتسر

قاضی عبد الحی صاحب ۵۰
ملک محمد مستقیم صاحب ۶۷
میاں محمود احمد صاحب ۷۶

کیرنگ

معین الدین صاحب ۳۳
فیاض الدین صاحب ۳۵
آفتاب الدین صاحب ۴۴

خواتین قادیان

سیدہ صاحبہ بنت میر محمد حسین صاحب ۴۰
امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت مولوی ابوالعطاء صاحب ۹۳۔ اول
امینہ صاحبہ جماعت ہشتم ۳۳
کلثوم بیگم " نہم ۴۷
رضیہ بیگم " " ۴۰
حبیب اختر صاحبہ " ۳۴
امۃ الرحمن صاحبہ " ۵۳
رشیدہ خاتون صاحبہ ہفتم ۴۳
استانی امۃ الرشید صاحبہ ۳۵
استانی امۃ المجید صاحبہ ۶۷
صالحہ سلیمہ صاحبہ ۳۹
رضیہ درد صاحبہ ۷۶
صالحہ درد صاحبہ ۴۶
امۃ الرحمن نسیم صاحبہ ۳۷
بشریٰ صاحبہ ۵۰
امۃ العزیز صاحبہ ثالثہ ۵۲
امۃ القدوس صاحبہ دہم ۷۰
سعیدہ صاحبہ ہشتم ۴۰
رضیہ بانو صاحبہ ۴۳
نجم النساء صاحبہ عرفانی ۶۰
غلام فاطمہ درد صاحبہ ۶۷
سعیدہ بانو صاحبہ ۴۸

خدام الاحمدیہ قادیان

دار الرحمت

بشیر احمد صاحب سیالکوٹی ۳۲
نذیر احمد صاحب ۷۵
رشید احمد صاحب بدوملہی ۲۲
مسعود احمد صاحب ناصر ۴۳

بورڈنگ تحریک جدید

محمد نواز صاحب ۳۳
نور الحق صاحب انور منشی ۵۴

فضل عمر ہوسٹل

غلام احمد صاحب گجراتی ۴۳
نذیر احمد صاحب منیر ۵۶

دار الفضل

چودھری عبد الحمید صاحب ۳۳
محمد خورشید صاحب ۳۳
فتح محمد صاحب ۶۰
رشید احمد صاحب سیالکوٹی ۳۶
عبد الحی صاحب ۳۶
سعید احمد صاحب ۳۲
انوار حسین صاحب ۳۴
حکیم محمد صدیق صاحب ۴۳
عبد اللطیف صاحب تنزا ۳۳
محمد محسن صاحب ۵۲

جامعہ احمدیہ

محمد اسمٰعیل صاحب منیر ۴۵
محمد ہادی صاحب ۵۴

بورڈنگ مدرسہ احمدیہ

محمد لطیف صاحب گجراتی ۴۳
محمود احمد صاحب ۳۳
غلام سرور صاحب ۷۰

حلقہ مسجد مبارک

پیر ہارون الرشید صاحب ۳۲
محمد صالح صاحب ۶۵

حلقہ مسجد اقصیٰ

سید سعید احمد صاحب ۳۳

دار العلوم

حکیم فضل الٰہی صاحب ۳۵
محمد صدیق صاحب ۶۵

دار الشیوخ

دین محمد صاحب ۳۳

دار البرکات .... نور الحق صاحب ۵۵

رول نمبر ناکامیاب امیدواران: ۱۳۳۔ ۱۸۶۔ ۱۸۸۔ ۱۹۲۔ ۲۳۲۔ ۲۳۴۔ ۲۷۶۔ ۲۸۳۔ ۲۹۳۔ ۲۹۸۔ ۳۰۱۔ ۳۱۲۔ ۳۹۰۔ ۳۹۲۔ ۴۰۴۔ ۴۱۲۔ ۴۱۶۔ ۳۳۹۔ ۳۲۸۔ ۵۴۷۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۶۰۴۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کامیابی و کامرانی

دس سال قبل دشمن اپنی پوری آب و تاب سے مرکز احمدیت پر حملہ آور ہوا۔ اس نے حکومت کے بعض غدار کارکنان کے رسوخ۔ پبلک کی طاقت۔ امرار کی دولت اور ملانوں کی فتنہ انگیز تقریروں کو صرف اس غرض کے لئے استعمال کیا۔ کہ احمدی کا امن مکدر ہو۔ اسکی جائیداد تباہ ہو۔ اس کا ذریعہ معاش ضائع ہو۔ اسکی عزت پامال ہو۔ اور سب سے بڑھ کر کہ اس کا مرکز اور شعائر اللہ اور پاک تعلیم مٹ جائے۔ اور اس طرح دشمن نے ظلم کی انتہا کر دی۔ جس کو دیکھ کر بعض احمدی بھی گھبرا گئے۔ اور اپنی پناہ گاہ بارگاہِ ایزدی کی طرف بھاگے۔ اور ہر نماز میں مساجد قادیان سے چیخ و پکار کی آوازیں آنے لگیں۔ چنانچہ ان آہوں کو جو کہ ظالم کے ظلموں تلے احمدی کے سینہ سے اٹھیں۔ اللہ تعالےٰ نے نوازا۔ اور اپنے فضل سے ہمیں پاک راہنما کے ذریعہ تحریک جدید۔ کامیابی کا راستہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء کو دکھایا۔ اس ربانی تحریک پر عمل کر کے جماعت کامیابی و کامرانی کے ساتھ خطرات سے پُر دور سے گذر گئی۔ اور احمدیت پہلے کی نسبت کئی چند ترقی کر گئی۔

اس تحریک کا دس سالہ دور ۲۳ نومبر ۱۹۴۴ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس کامیابی پر اللہ تعالےٰ کے فضل و رحمت جو کہ اس نے ہم پر نازل فرمائی کے شکریہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی درازیٔ عمر کے لئے دعا اور آئندہ حضور کی ہر نئی تحریک کے ... خدام احمدیت کی ہر قربانی ... کی پیشکش کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ نے ۲۳ نومبر بروز جمعرات یوم تحریک جدید منانے کا ارادہ کیا ہے تمام بیرونی مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اس دن زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے ساتھ دیگر احمدی احباب کو جمع کر کے اپنے فرض کو ادا کریں۔

قادیان میں مجلس کے زیر انتظام جمعرات ۲۳ نومبر ۱۹۴۴ء مسجد اقصیٰ میں ۱۰½ بجے یہ جلسہ ہوگا۔ تمام احباب سے گذارش ہے۔ کہ وہ ابھی سے اس میں شرکت کا ارادہ فرما کر اس دن بروقت شامل ہوں۔ والسلام

خاکسار غلام یٰسین مہتمم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ (مرکزیہ)

ترمیمات بجٹ

جملہ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ آئندہ جو دوست دوران سال میں کسی دوسری جگہ سے تبدیل ہو کر آئیں۔ یا وہاں سے تبدیل ہو کر جائیں۔ تو عہدہ داران کا فرض ہے۔ کہ اس قسم کے تغیرات سے فوراً نظارت ہذا کو اطلاع دیکر اپنے بجٹ میں درستی کروالیں۔ (نظارت بیت المال)

موصیان آمد توجہ فرمائیں

تمام موصیان آمد کی خدمت میں ایک مطبوعہ فارم روانہ ہو چکا ہے۔ جس میں ان کی پچھلے سال کی آمد معلوم کی گئی ہے۔ مگر نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ صرف نصف کے قریب احباب نے جوابات ارسال کئے ہیں۔ باقی اس وقت تک خاموش ہیں۔ اس وجہ سے کام میں سخت ہرج واقع ہو رہا ہے۔ احباب جلد جوابات ارسال فرماویں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

فزیکل انسٹرکٹر کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے فوری طور پر ایک ٹرینڈ فزیکل انسٹرکٹر (J.T.C) کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی اپنی درخواستیں ۲۵ نومبر ۱۹۴۴ء تک دفتر نظارت ہذا میں ارسال فرماویں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

غیر مسلم اقوام کے لئے بیس ہزار ۲۰۰۰۰ روپیہ انعام

تمام غیر مسلم اقوام کی مذہبی کتب سے ثابت ہے۔ کہ جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا تھا۔ تب تب ان کی اصلاح کے لئے ایک خدائی راہنما ظاہر کیا جاتا تھا۔ قرآن شریف سے یہی بانی قانون ثابت ہے۔ خدائی راہنما ایک عظیم الشان نعمت ہوتا ہے۔ جس کی تعلیم سے انسان دونوں جہان میں فلاح پا سکتا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اپنی تمام مخلوق میں یہ فضل مقدر کیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ولکل امۃ رسول۔ یعنی ہر ایک قوم کے لئے ایک رسول ہے۔ (سورہ ۱۰ آیت ۴۷) پھر یہ سلسلہ متواتر جاری رکھا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ثم ارسلنا رسلنا تترا۔ یعنی ہم اپنے رسول متواتر بھیجتے رہے۔ ۲۳/۴۴۔ مگر اسلام کے پیشتر کے وہ تمام مذاہب صرف ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کے لئے تھے۔ اس لئے ان کی تعلیم بھی صرف اسی قوم کے لئے رہتی۔ آخر وہ زمانہ آیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک مکمل اور عالمگیر مذہب اسلام مقدر فرمایا اور صاف جتلا دیا۔ کہ من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین۔ یعنی جو کوئی اسلام کے سوائے دوسرا دین چاہے گا۔ وہ تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔ ۳/۸۵

اس کے بعد ان مذاہب کی تجدید کی ضرورت نہ رہی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان میں اپنی طرف سے رسول مبعوث فرمانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا۔ اگر کسی غیر مسلم کا یہ دعویٰ ہو۔ کہ اب بھی ان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو اس ربانی منصب کے مدعی کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

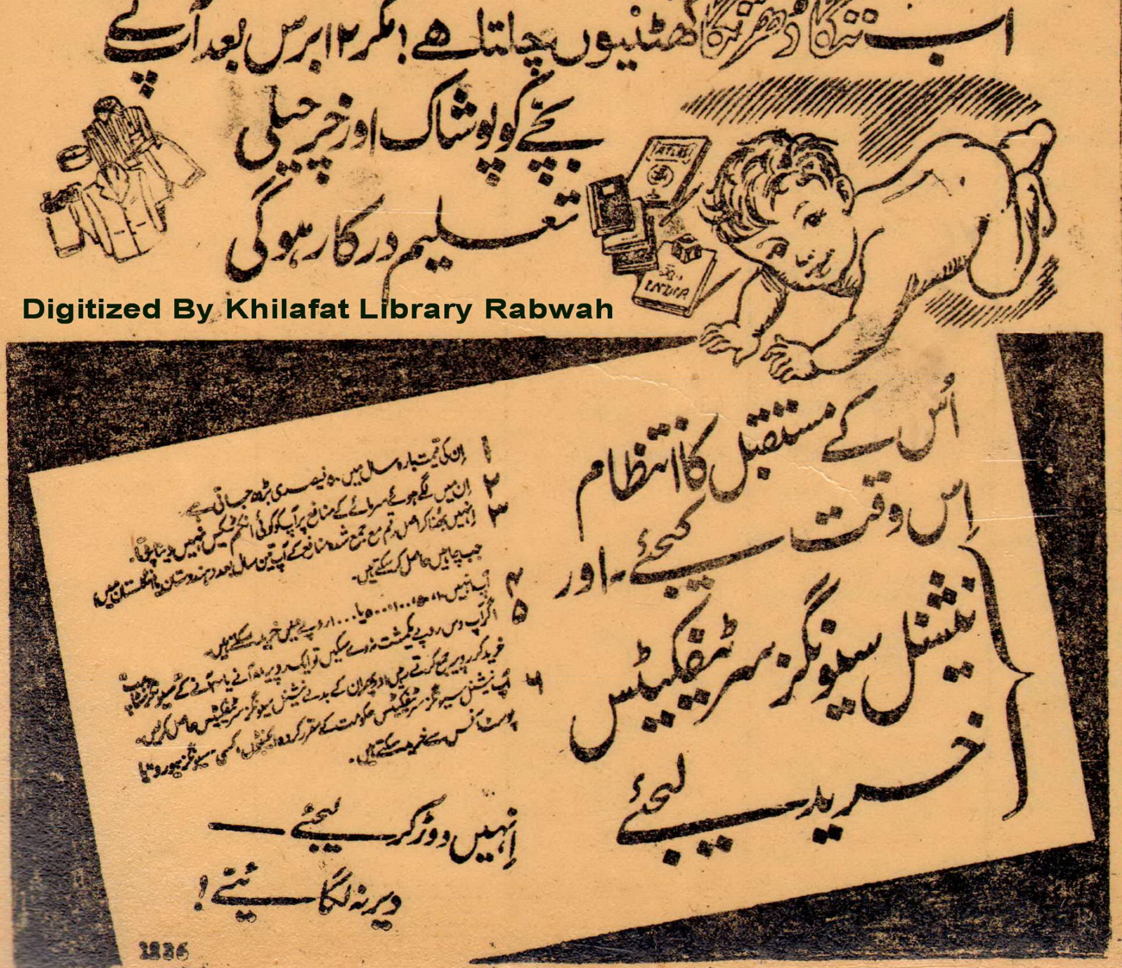

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وی پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ احباب سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ مینجر

وہاں بھی وہ موجود تھے

سرداری کی ایک مثال

دشمن کی دھواں دھار گولہ باری کے سامنے اپنے جوانوں کے قدم جمائے رکھنے میں انسان کا جوہر آزمایا جاتا ہے۔ برما میں دشمن کے ایک مضبوط مورچے پر حملہ کرتے وقت ۔۔۔ راجپوت رجمنٹ کے صوبیدار ملتان سنگھ نے دو بار سرداری کی اعلیٰ قابلیت کا ثبوت دیا۔ پہلے حملے میں اس کا کمپنی کمانڈر زخمی ہو گیا۔ اس نے بڑی بہادری سے اسکو اٹھا کر محفوظ جگہ پہنچایا۔ اور پھر آکر اپنی کمپنی کی کمان سنبھالی۔ اور اس کو دوبارہ منظم کیا۔ پھر ایک اور برطانوی افسر زخمی ہو گیا۔ تو اس نے دوبارہ کمان اپنے ہاتھ میں لی۔ زبردست گولہ باری سے گذر کر ایک چوکی سے دوسری چوکی تک پہنچا۔ اور اپنی کمپنی کو ثابت قدم رکھا۔ تاکہ نئے دستوں کی مدد سے ایک اور حملہ کیا جا سکے۔

صوبیدار ملتان سنگھ نے جو کھرک خورد ضلع رہتک کا ایک ہندو راجپوت ہے "آئی۔ او۔ ایم" تمغہ حاصل کر کے اپنی رجمنٹ کا نام بلند کیا۔

اگر آپ ایسے جوانمردوں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیں۔ تو ہندوستانی فوج میں بھرتی ہونے کے متعلق اپنے بھرتی افسر سے پوچھئے

17

باجلاس جناب چوہدری عبید اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس سب جج بہادر درجہ دوئم
مقام زیرہ ضلع فیروزپور
۱۳۵ آف ۱۹۴۴ء

فقیر یا دلدوریام آرائیں سکنہ دوسو اسیہ تحصیل زیرہ مدعی۔ بنام گودھا۔ ولی محمد پسران موسیٰ ارائیں عبد اللہ وغیرہ۔ مدعا علیہم۔

دعویٰ دخلیابی اراضی بذریعہ شفع

بنام عبد القادر پسر ج اسسٹنٹ ایگریکلچر سیالکوٹ۔ مقدمہ مندرجہ صدر میں مدعا علیہ عبد القادر کے نام کئی مرتبہ سمن جاری ہوئے۔ جس سے عدالت کو یقین ہو گیا ہے۔ کہ اسکی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ لہذا عبد القادر مذکور کے خلاف اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور نے ۱۷ ۱۲ ۴۴ اصالتاً وکالتاً یا بذریعہ مختار جو پیروی مقدمہ کا حق حاصل ہو۔ حاضر عدالت ہذا آکر پیروی مقدمہ نہ کی۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ آج بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۴۴ء بہ ثبت دستخط ہمارے مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

قیمتیں برابر گر رہی ہیں

دھوکے میں آکر نقصان کا سودا مت کیجئے

پچھلے سال کے تجربے سے ظاہر ہے کہ سونے، جائداد، زمین اور اجناس میں روپیہ لگانا نقصان کا باعث ہوا قیمتیں گر گئیں اور ان چیزوں میں لگی ہوئی رقم صاف طور پر گھٹ گئی۔

وہ لوگ واقعی خوش قسمت رہے جنہوں نے سمجھداری سے کام لے کر اپنا روپیہ محفوظ مدوں میں لگایا تھا۔ ان کی بچت پہلے سے سوا ہو گئی۔ اور اب پہلے سے کہیں زیادہ قیمت رکھتی ہے۔ ایک طرف ان سمجھدار لوگوں کی بچت اور دوسری طرف کنٹرول کی تدابیر اور صنعتی مال کی بڑھتی ہوئی پیداوار نے منافع خوروں اور ذخیرہ اندوزوں کو نیچا دکھا دیا اور واقعی اپنے اور اپنے ملک کے ساتھ بڑی بھلائی کی۔

اس مفید کام کو جاری رکھئے قیمتیں برابر گر رہی ہیں اور جب تک لوگ خرچ کم اور جمع زیادہ کریں اسی طرح گرتی رہیں گی۔ بہت سے لوگوں نے آزما کر دیکھ لیا کہ روپیہ کا مفید طور پر لگانا ہی سب سے اچھا ہے۔ ذیل کی مدوں میں سے ہر مد قطعاً محفوظ ہے۔

امداد باہمی کی انجمنیں (کوآپریٹو سوسائٹیز) بیمہ پالیسی (انشورنس) بینک کا جمع کھاتا۔ ڈاک خانے کا سیونگ بینک۔ سرکاری قرضے۔ نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روپیہ بچایئے

اور سمجھداری سے لگایئے

کپڑے، فرنیچر، برتن بھانڈے، سائیکلیں، موٹر کاریں، اور ایسی دوسری چیزیں خرید کر روپیہ ضائع نہ کیجئے۔ یہ چیزیں آپ جنگ کے بعد اس سے کہیں سستے داموں پر خرید سکیں گے۔ آج کل آرام و آسائش کی چیزوں کے بغیر کام چلایئے۔ ذاتی اور قومی خوشحالی حاصل کرنے کی صحیح تدبیر یہی ہے۔

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل

AAA 1118

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۱۳ نومبر۔ روسی مبصروں نے اندازہ لگایا ہے کہ سرما میں روس پر اب تک ۹۰ لاکھ سے زیادہ جرمن سپاہی ہلاک ہوتے یا قیدی بنائے گئے۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ جاپانی نیوز ایجنسی نے خبر سنائی ہے کہ نانکن گورنمنٹ کا صدر ڈاکٹر وانگ چنگ ۶۲ سال کی عمر میں وفات پا گیا ہے۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ جرمنوں کے راکٹ بموں کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۴۳ء میں اس ہتھیار کی تیاری سنجیدگی سے شروع کر دی گئی تھی۔ تجویز یہ تھی کہ اسے غالباً ۵۰ میل اور تین سو میل کے درمیان فاصلے سے پھینکا جائے۔ لیکن یہ جرمنی سے بھی پھینکا جا سکتا ہے۔ اس امر کا امکان ہے کہ ایک ایک سو ٹن کا راکٹ بم بحر اوقیانوس کو پار کر جائے۔

لاہور ۱۳ نومبر۔ پنجاب اسمبلی کے ممبروں کی تنخواہوں میں اضافہ کے سوال پر رپورٹ کرنے کے متعلق جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس نے متفقہ طور پر سفارش کی ہے کہ اسمبلی کے ممبروں کی تنخواہیں ۲۰۰/- روپے سے ۳۰۰/- روپیہ کر دیا جائے۔ اس کمیٹی میں تمام پارٹیوں کے نمائندے شامل تھے۔

واشنگٹن ۱۳ نومبر۔ سپر قلعوں کی بھاری تعداد نے اموا اور نانکن پر بمباری کی۔ چین کے ایک اڈے سے اُڑ کر شنگھائی کے جنوبی ٹھکانے پر بھی بمباری کی۔ ریل گاڑیوں، جہازوں اور سامان جنگ کے ذخیروں کو نشانہ بنایا گیا۔

جنیوا ۱۳ نومبر۔ جرمنی کے تباہ شدہ شہروں اور دیہات میں کروڑوں چوہوں کا سیلاب آ گیا ہے یہ خوراک کے ذخیروں کو تباہ کر رہے ہیں۔ نازی محکمہ صحت کے ماہر پروفیسر کیمپر نے اپیل کی ہے کہ وہ ان چوہوں کا سدباب کرے۔ لیکن اب تک ان کی کوششیں ناکام رہی ہیں۔

لدھیانہ ۱۳ نومبر۔ ڈاکٹر مونجے نے اخباروں میں کہا کہ ہندو مہاسبھا کبھی برداشت نہیں کرے گی کہ ستیارتھ پرکاش پر پابندی جاری رہے۔ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ پنجاب اسمبلی میں ہندو مسلم لیگ کے ساتھ تعاون کریں اگر کانگرس پارٹی ایسا کرے۔ تو اس کی بھی مزاحمت کی جائے گی۔

دہلی ۱۳ نومبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ۷۵ روپیہ ماہوار تک تنخواہ حاصل کرنے والے پنشن میں ہر ایک ممبر پانچ روپے ارضی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جن کی پنشن ۷۵ سے اور ۸۰ سے زیادہ نہیں ہے۔ انہیں اسی روپے ماہوار پنشن ملا کرے گی۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ جرمنوں کی ایک اسلحہ بھری ٹرین ہالینڈ کی جرمن فوج کی امداد کے لئے جا رہی تھی کہ اتحادی طیاروں نے اس پر گولہ باری کر کے تباہ کر دیا۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ جرمنی کے وزیر نشر و اشاعت ڈاکٹر گوئبلز نے برلن میں اور ہٹلر نے میونخ میں تقریریں کیں۔ اگرچہ توقع تھی کہ ہٹلر آج تقریر کرے گا مگر آج کسی جرمن ریڈیو سٹیشن نے اس تقریر کی اطلاع نہیں دی۔ ڈاکٹر گوئبلز نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تین مہینے کے عرصہ میں ہوم گارڈ کے ۸۰ ڈویژن جرمنی کے اندر باہر ہو جائیں گے۔ ہوم گارڈ کو اعلیٰ درجے کی فوجی ٹریننگ دی جا رہی ہے یہ تعداد لاکھوں تک پہنچ چکی ہے یہ فوج جرمنی کی حفاظت کے لئے کٹ مرے گی۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے مسائل جنوبی افریقہ میں خطرناک صورت حالات پیدا کرنے والے ہیں۔ مجلس آئین ساز دہلی کی بحث نے جنوبی افریقہ میں بہت بڑی خفگی پیدا کر دی ہے۔ ہندوستان کی طرف سے اقتصادی مقاطعہ کی دھمکی دی گئی ہے مگر جنوبی افریقہ پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ تجارت میں ہندوستان جنوبی افریقہ کی نسبت زیادہ فائدے میں رہتا ہے۔ اگر ہندوستان کی طرف سے جنوبی افریقہ کے ۱۲۵ باشندوں کو نکال دیا گیا۔ تو جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے ڈھائی لاکھ باشندوں کی آبادی ہے۔ خیال ہے کہ دونوں ملکوں کی دھمکی سے متاثر نہیں ہوگی۔ حالات حاضرہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہندوستان اور جنوبی افریقہ میں سمجھوتہ کی کوئی صورت نہیں رہی۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ لنڈن کے اخبارات کا بیان ہے کہ آج کل جرمن لنڈن اور جنوب مشرقی انگلستان پر اپنے خفیہ ہتھیار ردّی ۲ سے اس لئے مسلسل حملے کر رہے ہیں کہ وہ نازی پارٹی کی سالگرہ منا سکتا ہو اور اس میں تقریر کرنے سے متعلق ہٹلر کی ناکامی کو چھپا سکیں۔

ماسکو ۱۳ نومبر۔ روس کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ روسی فوج ہنگری میں جنوب اور شمال کے درمیان پیش قدمی کر رہی ہے۔ جرمنوں نے روسی فوجوں کو روکنے کی ناکام کوشش کی مگر وہ ناکام رہے ہنگری کی فوج کا چیف آف سٹاف کرنل آئی ٹکر ہوائی جہاز کے ذریعے روسی علاقہ میں آ گیا ہے اس کا بیان ہے کہ ہنگری کے برسر پیکار فوجی

کا یہ خیال ہے کہ جرمنی جنگ جیت نہیں سکتا۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ مسولینی نے جنرل فرانکو سے درخواست کی تھی کہ اسے سیاسی پناہ گزین کے طور پر سپین میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے۔ مگر فرانکو نے اس درخواست کو رد کر دیا ہے۔

لدھیانہ ۱۳ نومبر۔ گئو رکھشا کانفرنس میں حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا گیا کہ بوچڑ خانے قائم نہ کئے جائیں۔ ہر سال ۲۷۸۰۰۰ گائیں فوجی ضروریات کے لئے ذبح کی جاتی ہیں۔

سٹاک ہالم ۱۳ نومبر۔ آج رات سویڈن نے جرمنی کا یہ اعلان مسترد کر دیا ہے کہ بالٹک جنگی رقبہ ہے۔ اور اگر کوئی جہاز اس رقبہ میں داخل ہوگا۔ تو اس پر فائر کئے جائیں گے۔ سویڈش گورنمنٹ نے لکھا ہے کہ اگر سویڈش جہاز پر حملہ کیا گیا۔ تو جرمن گورنمنٹ اس کے نتائج کے لئے ذمہ دار ہوگی۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ کل رات جنوبی انگلستان پر دشمن کے اڑن بموں نے حملہ کیا۔ اور کئی اڑن بم گرائے گئے۔ بہت سے جہاز لے جانے والے جہازوں کو بھی گرا لیا گیا۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ برلن سٹاک ہالم اور ماسکو سے جو خبریں آئی ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ روسی میدان جنگ میں بالٹک کے علاقے میں ایسی نقل و حرکت ہونے والی ہے جس سے دنیا حیران رہ جائے گی برلن نے سارے یورپی بالٹک کے میدان جنگ کا اعلان کر دیا ہے۔

واشنگٹن ۱۳ نومبر۔ لیٹے کے جزیرہ میں ارموز بندرگاہ کو جانے والی بڑی سڑک کے قریب کچھ پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ ہوائی جہاز میدانی دستوں کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ ہوائی جہازوں نے جو حملہ کیا۔ اس میں دشمن کے ۱۳ جہازوں کو تباہ کر دیا گیا۔ اور گیارہ کو ٹھکانے لگا دیا۔

واشنگٹن ۱۳ نومبر۔ پرل ہاربر پر حملہ کے وقت سے کر اس وقت تک جاپانیوں کے ۴½ ہزار جہاز تباہ کئے جا چکے ہیں۔ اس عرصہ میں امریکی جہاز صرف ۲۱۷ کام آئے۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ کل فرانس کی راجدھانی میں مسٹر چرچل کی خدمت میں ایک اعزازی خطاب پیش کیا گیا۔ مسٹر چرچل نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جرمنی کو ختم کرنے کے لئے فرانسیسیوں کو بھی حصہ لینا چاہیئے۔ ممکن ہے کہ چھ ماہ کے اندر اندر دشمن کو شکست دے دی جائے۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ کل ہٹلر کی بجائے اس کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ وہ چونکہ بہت مصروف ہے۔ اس لئے تقریر نہیں کر سکتا۔ اس کی طرف سے کہا گیا۔ کہ بالشویکوں اور یہودیوں سے جرمنوں کو خبردار رہنا چاہیئے ہٹلر کے اس اعلان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جرمنی میں ۱۹۴۲ء سے نازی ازم کے خلاف تحریک چل رہی ہے۔

نئی دہلی ۱۳ نومبر۔ آج سنٹرل اسمبلی میں بیان کیا گیا ہے کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ اس وقت سے لے کر ہندوستان دس ارب ۶ کروڑ اور ۷۳ ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔

نئی دہلی ۱۳ نومبر۔ کانگرس کے ممبروں اور مولانا آزاد نے ملاقات کے متعلق سہولتوں سے فائدہ اٹھانے سے اس لئے انکار کر دیا ہے کہ پہلے سہولتیں کیوں نہیں دی گئیں۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ مغربی مورچے پر امریکی فوج کے دستے کچھ اور آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور شیٹو سیلو کے جنگل کو جرمنوں سے صاف کر دیا ہے۔ اس مورچہ کے دوسرے علاقوں میں گشتی سرگرمیاں جاری ہیں۔

کلکتہ ۱۳ نومبر۔ سکرٹری بنگال ہندو مہاسبھا نے ایک بیان میں کملا گھاٹ (ڈھاکہ) میں حال ہی کی آتشزدگی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ بلوائیوں نے مٹی کا تیل اور پیٹرول سے بازار کے بیشتر حصہ کو جس میں ہندوؤں کی دکانیں اور مال گودام ہیں جلا دیا نتیجہ کے طور پر کئی بڑے بڑے گودام جل گئے۔ گورنمنٹ کے ۹ مال گودام بھی جل گئے۔

سٹاک ہالم ۱۳ نومبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی کے اندر اس وقت چار گروپ بن گئے ہیں جن میں سے تین ہٹلر کے خلاف ہیں۔ ان میں دو فوجی لیڈر بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے مختلف محاذوں پر شکستیں کھائی ہیں۔ ان سب کی یہ رائے ہو گئی ہے کہ ہٹلر کو علیحدہ کر کے نیا لیڈر چنا جائے۔

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تحریر فرمودہ نسخہ
اکثر اگے مریضوں کے لئے
نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ — ایک روپیہ چار آنہ
مکمل خوراک گیارہ تولہ — بارہ روپے

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah